حضرت امام حسن اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی خلافت کی تفصیل

مجیب: ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

فتوی نمبر: WAT-1437

تاریخ اجراء: 07شعبان المعظم1444ھ/28فروری2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بعض لوگ خلفاءِ راشدین میں حضرت سیدُنا حسن رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کرتے ہیں کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میری خلافت 30 سال ہی میں مکمل ہوگی اور یہ 30 سال تبھی مکمل ہوتے ہیں، جب حضرت سیدُنا حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم کیا جائے، تو کیا حضرت سیدُنا حسن رضی اللہ عنہ بھی خلفاءِ راشدین میں شامل ہیں؟ نیز کیا حضرت سیدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی خلیفہ رہے ہیں اور اگر رہے ہیں، تو ان کی خلافت کس حدیث سے ثابت ہے؟ کیونکہ اس طرح خلافت کے زمانے کے حساب میں فرق آئے گا؟ نیز بعض لوگ حضرت سیدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو مانتے ہیں لیکن ان کا نام لے کر تعریف کرنا پسند نہیں کرتے یعنی دل سے نہیں مانتے، ان کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حضرت سیدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت حدیث سے ثابت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خلافت کا زمانہ تیس سال بیان فرمایا اور یہ تیس سال حضرت سیدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت ہی پر پورے ہوتے ہیں، لہٰذا حضرت سیدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ خلفاءِ راشدین میں شامل ہیں۔ خلافتِ راشدہ تیس سال تک رہی، جو حدیث پاک میں ہے اور یہ عرصہ حضرت سیدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اس طرح مکمل ہوگیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر کے خلافت ان کے سپرد کر دی، تو یوں خلافتِ راشدہ تیس سال پر ختم ہوئی اور اس کے بعد اسلام کے پہلے سلطان و بادشاہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہوئے اور آپ کی سلطنت و بادشاہت بھی حدیث سے ثابت ہے۔ نیز حضرت سیدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ماننے کے باوجود ان کا نام و تعریف پسند نہ کرنا بد عقیدہ اور دل کے مریض کی نشانی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے سوءِ عقیدت یعنی بد عقیدگی رکھنا

بد مذہبی و گمراہی و جہنم کی حقداری ہے، کیونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی عظمت قرآن وحدیث اور امتِ مسلمہ کے اجماع سے ثابت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں اہلِ سنت کا عقیدہ بہت واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام صحابہ بشمول خلفاءِ اربعہ اور حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنھم سب اہلِ خیر وصلاح، عادل، متقی اور جنّتی ہیں، ان کا جب بھی ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے، کیونکہ اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام صحابہ کا ذکر بھلائی واچھائی ہی کے ساتھ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ان کا ذکر برائی سے کرنے اور ان پر طعن واعتراض کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا کسی بھی صحابی کی بے ادبی وتوہین اور ان سے بُغض و بُرا گمان رکھنا فسق و گمراہی اور جہنم کی حقداری کا سبب ہے اور ایسا شخص اہلِ سنت سے خارج ہے اور ہر صحیح العقیدہ مسلمان کو اس عقیدے پر مکمل یقین رکھنا ضروری ہے۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو ان صحابہ میں سے ہیں کہ جن کے لیے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود نام لے کر دعائیں فرمائی ہیں۔

نیچے ان احکامات کے دلائل پیش کیے جا رہے ہیں:

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے ۔(پارہ28، سورۃ الحشر، آیت 10)

اس آیت کے تحت سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: ''جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لیے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے، وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے، کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں۔ مہاجرین، انصار اور ان کے بعد والے، جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں، تو جو صحابہ سے کدورت رکھے، رافضی ہو یا خارجی، وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لیے استغفار کریں اور کرتے یہ ہیں کہ انہیں گالیاں دیتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ 28، سورۃ الحشر، آیت 10)

خلافت کی مدت تیس سال ہونے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "الخلافة فی امتی ثلاثون سنة ثم ملک بعد ذلک" ترجمہ: میری امت میں خلافت تیس سال تک ہو گی اور اس کے بعد بادشاہت ہو گی۔ (جامع ترمذی، ج4، ص73، رقم الحدیث 2226، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

خلافت اور سلطنت کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: "عن النعمان ابن بشیر عن حذیفة قال: قال رسول الله - صلی الله علیه وسلم: "تکون النبوة فیکم ما شاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالی، ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة ما شاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالی، ثم تکون ملکا عاضًا، فیکون ما شاء الله ان یکون ثم یرفعها الله تعالی، ثم تکون ملکا جبْریة فیکون ما شاء الله ان یکون ثم یرفعها الله تعالی، ثم تکون خلافة علی منهاج نبوة"، ثم سکت" ترجمہ: حضرت نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ اس کا رہنا چاہے، پھر اسے اللہ اٹھا لے گا۔ پھر نبوت کے راستہ پر خلافت ہو گی، جب تک اللہ اس کا ہونا چاہے، پھر اسے بھی اللہ اٹھا لے گا۔ پھر کٹکھنا ملک ہو گا، پھر وہ رہے گا جب تک اللہ اس کا رہنا چاہے، پھر اسے اللہ اٹھا لے گا۔ پھر جبریہ سلطنت ہو گی، وہ بھی رہے گی جب تک اللہ اس کا رہنا چاہے، پھر اسے اللہ اٹھا لے گا۔ پھر خلافت نبوت کی شہ راہ پر ہو گی۔" پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاموش ہو گئے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، باب التحذیر من الفتن، الفصل الثالث، ج9، ص248، مطبوعہ ملتان)

اس حدیث کی شرح میں مراۃ المناجیح میں ہے: "یہاں نبوت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا زمانہ ہے جب لوگ صحابی بنتے تھے، یہ زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ختم ہو گیا اور پھر خلافت کا زمانہ آ گیا اور حضور کی سلطنت کا زمانہ تا ابد ہے وہ کبھی ختم نہ ہو گا۔۔۔ منہاج سے مراد ظاہر و باطن فیوض ہیں یعنی اس خلافت میں نبوت کے ظاہری و باطنی فیوض ہوں گی۔ یہ خلافت کل تیس (30) سال رہے گی جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ خلافت کر کے اس لیے امیر معاویہ کے حق میں دست برداری فرمائی ان چھ ماہ پر تیس سال پورے ہو گئے۔ اس کے بعد اسلام میں سلطنت کی بنیاد پڑی، امیرِ مُعاویہ پہلے سلطانِ اسلام ہوئے۔ کھٹکنے ملک کے معنی ابھی پہلے عرض کر دیئے گئے کہ اس زمانہ میں خلافتِ راشدہ جیسی نورانیت نہ ہو گی نہ اس زمانہ کا سا امن وامان

ہو گا، اس زمانہ میں بعض لوگ بعض کو کاٹ کھائیں گے، یہ مطلب نہیں کہ وہ سلطنت لوگوں کو کھاٹ کھائے گی یا سلطان ظالم ہوں گے، ظلم والی بادشاہت کا ذکر تو آگے آرہا ہے۔ ملخصا" (مراۃ المناجیح، ج7، ص185-186، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدُنا حسن رضی اللہ عنہ کے خلفاءِ راشدین میں شامل ہونے اور حضرت سیدُنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کا اسلام کے پہلے سلطان ہونے کے متعلق فرماتے ہیں: "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفۂ برحق وامامِ مطلق حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمرِ فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی، پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے، اِن حضرات کو خلفائے راشدین اور اِن کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حُضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔۔ منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی کہ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی۔ پھر امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافتِ راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوّل ملوکِ اسلام (یعنی اسلام کے پہلے سلطان و بادشاہ) ہیں، اسی کی طرف توراتِ مقدّس میں اشارہ ہے کہ: "مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ" وہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہو گا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہو گی۔ تو امیرِ معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوجِ جرّار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیرِ معاویہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صُلح کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا: "اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ" میرا یہ بیٹا سیّد ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرادے۔ تو امیرِ معاویہ پر معاذ اللہ فِسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزّت جلّ وعلا پر طعن کرتا ہے۔ ملخصا" (بہار شریعت، ج1، حصہ1، ص241-259، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "حضرت امیر معاویہ تو اول ملوکِ اسلام اور سلطنتِ محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں۔" (فتاوی رضویہ، رسالہ اعتقاد الاحباب، ج29، ص357، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت امیرِ مُعاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ سنن ترمذی، مسند امام احمد اور التاریخ الکبیر للبخاری میں حدیثِ صحیح منقول ہے (والنظم للبخاری): ''قال ابو مسھر حدثنا سعید بن عبد العزیز عن ربیعة بن یزید عن ابن ابی عمیرة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھدہ واھد بہ'' ترجمہ: حضرت سیدنا ابن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ (التاریخ الکبیر، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ، ج 5، ص 240، دائرۃ المعارف العثمانیہ، مطبوعہ حیدر آباد دکن)

جامع ترمذی میں ہے: ''قال عمیر: لا تذکروا معاویة الا بخیر، فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اللھم اھد بہ'' ترجمہ: حضرت عمیر بن سعد نے فرمایا کہ امیر معاویہ کا ذکرِ خیر ہی کیا کرو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لئے یہ دعا کرتے سنا ہے کہ اے اللہ! معاویہ کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔
(جامع الترمذی، باب مناقب معاویہ، ج 2، ص 704، مطبوعہ لاھور)

تمام صحابہ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کرنا فرض اور کسی صحابی سے بدعقیدگی رکھنا گمراہی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللهَ اللهَ في أصحابي، لا تتخذوهم غرضا بعدي، فمن أحبهم فبحبي أحبهم، ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم، ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله، ومن آذى الله يوشك أن يأخذه'' ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ کا خوف کرو، میرے بعد انہیں (اعتراضات کا) نشانہ نہ بنانا۔ جس نے انہیں محبوب رکھا، تو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھا اور جس نے ان سے بغض رکھا، تو مجھ سے میرے بغض رکھنے کی وجہ سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی، تو بے شک اس نے اللہ پاک کو تکلیف دی اور جس نے اللہ پاک کو تکلیف دی، قریب ہے کہ اللہ پاک اُسے (اپنے عذاب میں) گرفتار فرمائے۔ (جامع الترمذی، باب فی من سبّ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 706، مطبوعہ لاھور)

حضرت سیدُنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''لا تذکروا مساوی اصحابی فتختلف قلوبکم علیھم واذکروا محاسن اصحابی حتی تاتلف قلوبکم علیھم'' ترجمہ: میرے صحابہ کا تذکرہ برائی کے ساتھ مت کرو کہ تمہارے دل ان کے خلاف ہوجائیں، میرے صحابہ کی

اچھائیاں بیان کرو، یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لیے نرم ہو جائیں۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الثالث، الفصل الاول، جزء 11، صفحہ 247، لاھور)

حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والے شخص کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی صحابی کو برا کہنا رافض (یعنی بد مذہبی) ہے۔'' (فتاوی رضویہ، ج24، ص508، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

شارحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''باتفاقِ اہلِ سنت حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں، انہیں برا کہنے والا اہلِ سنت سے خارج، گمراہ، بد دین ہے۔'' (فتاوی شارحِ بخاری، ج2، ص32، مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیثِ بخاری نقل کرکے فرماتے ہیں: ''وبہ ظھر ان الطعن علی الامیر معاویۃ طعن علی الامام المجتبی بل علی جدہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم، بل علی ربہ عزوجل'' ترجمہ: اسی سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا در حقیقت امام مجتبیٰ پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ ان کے جد کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ تو اللہ عزوجل پر طعن کرنا ہے، کیونکہ مسلمانوں کی باگ ڈور کسی غلط آدمی کے ہاتھ میں دینا اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت ہے اور اگر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلط تھے، جیسا کہ طعن کرنے والے کہہ رہے ہیں، تو پھر اس خیانت کے مرتکب معاذ اللہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ٹھہریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس خیانت پر رضا لازم آئے گی اور یہ وہ ہستی ہے جس کی شان میں ﴿وما ینطق عن الھوی ۝ ان ھو الا وحی یوحی﴾ وارد ہے۔ یہ جملے اس شخص کو فائدہ دیں گے جس کے لیے اللہ نے ہدایت کا ارادہ فرمالیا۔'' (المستند المعتمد مع المعتقد المنتقد، صفحہ 192-193، برکاتی پبلشر، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر وصلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بُغض ہے۔ ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ مثلاً: حضرت امیرِ معاویہ اور اُن کے والدِ ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہِند۔۔۔ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب

حضرات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔۔۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں، ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خلاف ہے۔ اللہ عزوجل نے سورۂ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبلِ فتحِ مکہ اور بعدِ فتحِ مکہ اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرمادیا: ﴿ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴾ سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔ ساتھ ہی ارشاد فرمادیا: ﴿ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴾ اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کروگے۔ تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرماچکے، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے؟ کیا طعن کرنے والا اللہ (عزوجل) سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ ملخصا" (بہار شریعت، حصہ 1، ج1، ص252-255، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net